خبر نامہ ماہ دسمبر 1998ء

صرف احباب جماعت کے لیے

روزوں کی فرضیت کے متعلق حکم خداوندی

"اے لوگو! تم پر روزے ضروری (فرض) ٹھہرائے گئے جیسے کہ ان لوگوں کے لیے ضروری ٹھہرائے گئے جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم متقی بنو۔ چند گنتی کے دن پھر جو کوئی تم سے بیمار یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں گنتی پوری کی جائے۔ جو اس میں مشقت پاتے ہیں ایک مسکین کا کھانا فدیہ دیں۔ پھر جو کوئی تکلیف سے نیکی کرتا ہے وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (۲:۱۸۴,۱۸۳) اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھار سے الگ ہو جائے (۲:۱۸۷)

روزوں کے متعلق ارشاد رسول ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے سو چاہیے کہ روزہ دار فحش باتیں [redacted] نہ کرے۔ اور نہ جہالت کی باتیں کرے اگر کوئی اس سے لڑے یا بدگوئی کرے تو وہ دو دفعہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) وہ اپنا کھانا پینا عزم اور ارادے سے میری رضا کے لیے چھوڑتا ہے روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ اور نیکی کا بدلہ اس کا دس گناہ ہے۔ (بخاری ۳:۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جو کوئی جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (بخاری ۸:۳۰)

فرمودات بانی سلسلہ احمدیہ بسلسلہ افادیت روزہ:

پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ واقف نہیں ہیں۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کم کرو دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیے کہ خدا

www.aaiil.org

تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے۔ تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے۔ جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لیے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح و تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا ان کو مل جاوے۔ (ماخوذ از پیغام صلح ۲۵ نومبر ۱۹۷۰ء)

منظوم کلام امامؑ

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کرد گا
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکروسپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
ترے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار
یہ سرا سر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میری تری کم نہ تھے خدمت گذار
اے میرے یار یگانہ اے میری جاں کی پنہ
بس ہے تو میرے لیے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار
اے میرے پیارے فدا ہو تجھ پر ہر ذرہ میرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار
کچھ خبر لے ترے کوچے میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتی اسلام تا ہو جائے اس طوفان سے پار

درثمین

حضرت امیر قوم ایدہ اللہ تعالیٰ!

حضرت امیر قوم جناب ڈاکٹر اصغر حمیدہ صاحب بفضل خداوندی بخیر و عافیت ہیں۔ جماعتی اور دینی سرگرمیوں میں مصروف کار ہیں۔ دسمبر کے آخری عشرہ میں رمضان المبارک کی فیوض و برکات حصول کے لیے نمازوں اور بالخصوص نماز تراویح اور سالانہ دعائیہ کے اجلاسوں میں شریک ہوتے رہتے رہے۔ احباب جماعت ان کی اچھی صحت اور دینی خدمات کی توفیق کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور ان کو اپنی نیم شبی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ارشاد امیر احباب جماعت کی توجہ کے لیے

احباب جماعت خود نماز پنجگانہ کا التزام کریں۔ بچوں کو بھی تلقین کرتے رہیں نماز تہجد کی بھی عادت ڈالیں اور اس پر قائم رہیں۔ دین اسلام اور جماعتی ترقی کے لیے دعائیں فرماتے رہیں تبلیغ و اشاعت دیں اور استحکام جماعت کے لیے اپنے اموال انجمن کے نام وقف کریں۔

بیماروں کے لیے دعا کی درخواست

بہت سے احباب مختلف عوارض میں مبتلا ئیں۔ ان سب کے لیے اور خاص کر ماسٹر محمد عبداللہ کے لیے (جن کی ریڑھ کی ہڈی میں بہت شدید درد ہوتا ہے)۔ دعائے شفا کے لیے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سالانہ دعائیہ

حسب پروگرام ۲۵ دسمبر ۹۸ بروز جمعرات صبح ۹ بجے سالانہ دعائیہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن مجید اور اس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ اور اس کے بعد حضرت مجدد زماں مسیح موعودؑ کے ملفوظات پڑھ کر سنائے گئے۔

تقریروں میں سب سے پہلے تقریر یادرفتگاں کے سلسلہ میں مولانا آفتاب الدین احمد صاحب کی زندگی سلسلہ کی خدمات اور ان کا فری ڈسپنسری قائم کرنا اور ان کی زندگی کے دیگر کارہائے نمایاں پر برگیڈیر ظفر احمد صاحب نے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت امیر جماعت جناب ڈاکٹر اصغر حمید صاحب نے اپنی افتتاحی کلمات میں تمام شرکاء دعائیہ کو خوش آمدید کہا اور زیادہ سے زیادہ دعاؤں کا تہجد پڑھنے اور آپس میں میل ملاپ ، تعلقات اور رشتہ داری بڑھانے پر زور دیا۔

اس کے بعد میاں فضل احمد صاحب صدر مقامی جماعت لاہور نے استقبالیہ کلمات کہے۔ جن میں شرکاء کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ ہندوستانی فجی ۔ برطانیہ ۔ جرمنی ۔ تھائلینڈ اور امریکہ کے وفود کو خاص طور پر خوش آمدید کہا کہ وہ دور دراز کا سفر کر کے دعائیہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔

محترم میاں فضل احمد صاحب نے مرزا مظفر بیگ ساطع صاحب ، مولانا عبدالحق ودویارتھی ، مرزا ولی احمد بیگ ، مولانا احمد یار ، مولانا حافظ شیر محمد اور دیگر بزرگان سلسلہ جن کی خدمات جماعت کے لیے ناقابل فراموش ہیں۔ ان کو بھولنے پر افسوس کا

اظہار کیا اور اس بات پر بھی کہ ہمارے نوجوانوں کو ان میں سے اکثر کا پتہ ہی نہیں- اس کا بھی افسوس کا اظہار کیا اور تجویز پیش کی کہ ان تمام احباب کی خدمات کے اعتراف سے طور پر دارالسلام میں ان کی یاد میں ایک مینار تعمیر کیا جائے- جس پر ان سب کے نام موٹے حروف میں لکھے جائیں- اور لائبریری میں ان سب کی بڑی تصاویر اور ان کے نیچے ان کی زندگی کے مختصر حالات اور کارہائے نمایاں مختصراً لکھ کر لگائے جائیں- تاکہ ہمارے آئندہ نسلوں کو بھی ان کی سلسلہ کی خدمات یاد رہیں اور ان کے نقش قدم پر چل سکیں-

۲۶ دسمبر ۹۸ء بروز ہفتہ صبح ۹ بجے دعائیہ کے دوسرے دن کی پہلی نشست حسب دستور صبح ۹ بجے تلاوت کلام پاک نعت رسول مقبول اور ملفوظات مسیحؑ سے شروع ہوئی- اس کے بعد یاد رفتگان کے سلسلہ میں مولانا عبدالحق ودیارتھی صاحب کی زندگی پر ان کی تصانیف پر خاص کر محمد ان دی ورلڈ سکرپچر کا ذکر ہوا اور ان کی ناقابل فراموش خدمت اسلام پر روشنی ڈالی- اس کے بعد محترم بریگیڈیر محمد سعید صاحب نے اسلام میں حج اور قربانی کی اہمیت پر ایک پُر مغز تقریر کی - ان کے بعد بمبئی ہندوستان سے آئے ہوئے محترم عبدالرزاق صاحب نے ہندوستان میں جماعت احمدیہ لاہور کا از سرنو قیام اور پرانے احمدی احباب کا اس قیام کے موقع پر خوشی کا اظہار اور جماعت کی تعداد کے دن بدن بڑھنے کا ذکر کیا- سلسلہ احمدیہ کی کتب کی اشاعت اور ان کی دانشور طبقہ میں مقبولیت کا ذکر کیا اور اسباب کی طرف توجہ دلائی کہ کتب کی طباعت و اشاعت کا سلسلہ ہندوستان میں دنیا کے تمام ممالک سے نسبتاً کم لاگت پر قائم ہو سکتا ہے اور یہ کہ جماعت کا لٹریچر دن بدن زیادہ مقبول ہو رہا ہے- ہندوستان کے مختلف مقامات پر جہاں پہلے جماعت کی شاخیں موجود تھیں ان علاقوں کا دورہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان جماعتوں کو دوبارہ جمع کیا جا سکے- اس کے بعد ڈاکٹر عبدالکریم پاشا صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں کامیابی کے چار اصول بتائے جو یہ ہیں-

پاشا صاحب کے بعد امیر قوم حضرت ڈاکٹر اصغر حمید صاحب نے اشاعت اسلام کے مختلف کاموں کو جاری رکھنے کے لیے چندہ کی اپیل کی- ان کے بعد میاں عمر فاروق صاحب نے حضرت امیر کی اپیل کی پر زور تائید کی-

دعائیہ کی دوسری نشست ساڑھے تین بجے شروع ہوئی- مرزا سلطان بیگ ٹیپو صاحب جو جماعت کے مشہور مبلغ مرحوم مرزا مظفر بیگ ساطع صاحب کے فرزند ارجمند ہیں نے اسلام میں رہبانیت کا نہیں بلکہ سعی پیہم کا سبق دیتا ہے- اس موضوع کو انہوں نے نہایت دلچسپ پیرائے میں مثالیں دے کر بیان کیا- ان کے بعد جناب چوہدری ناصر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مسلم ماڈل ہائی سکول اردو بازار لاہور نے "پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کو موضوع بنا کر تمام شرکاء دعائیہ سے یہ اپیل کی کہ جماعت کی سیاسی سماجی اور مذہبی مشکلات کے پیش نظر آج جماعت کے ساتھ پر امید وابستگی بہت ضروری ہے بہ نسبت اس سے پہلے زمانے کے- اور اپنی اس یقین کامل کا اظہار کیا کہ یہ جماعت بہت جلد دوبارہ ترقی کی منازل کو طے کرتے ہوئے ان بلند مقامات پر پہنچے گی- جو اس وقت احباب جماعت کے مد نظر نہیں ہیں نشست دوم ۵ بجے اللہ تعالیٰ سے جماعت کے تمام احباب کی

صحت مشکلات کے حل اور جماعت کی تمام دنیا میں ترقی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئے۔

۲۷ دسمبر ۹۸ء بروز اتوار سالانہ دعائیہ کا آخری دن تھا۔ حسب دستور تلاوت کلام پاک ۔ نعت رسول مقبول۔ ملفوظات مسیح موعودؑ سے آغاز ہوا اور یادرفتگاں کے سلسلہ میں ولی احمد بیگ صاحب مرحوم یک انڈونیشیا میں اسلام کی خدمات ، اپنی مساجد قائم کرنا۔ اپنے ہاتھوں سے اینٹیں اٹھا کر جکارتہ کی مسجد کی تعمیر میں بطور مزدور شریک رہنا بیان کیا گیا۔ آج ان کی وجہ سے جکارتہ میں جماعت کی ایک بڑی تعداد ہے۔ جن کے اپنے سکول اور کالج ہیں اور جماعت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

اس کے بعد میجر اقبال احمد صاحب نے قرآن اور اس پر عمل کرنے کی اہمیت اور اس کی برکات پر ایک جامع تقریر کی۔

ان کے بعد جناب سنتو صاحب نے یورپ خاص کر ہالینڈ جماعت کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور اس کے بعد ڈاکٹر عبدالوحید صاحب نے تعاونوا علی البروالتقوی پر تقریر کرتے ہوئے اسبات پر زور دیا کہ جماعت کے احباب میں کفر کے فتویٰ اور سماجی مشکلات کا خوف نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ تمام اولیاء کرام بالخصوص امام حنبلؒ ، امام مالکؒ ، امام شافعیؒ سب پر کفر کے فتاویٰ لگائے گئے اور ان کو قید کر کے ذلیل کیا گیا اور ان کے عزیز و اقارب کو سخت تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ آج دنیا اپنی فتویٰ دینے والوں اور تکلیف پہنچانے والوں کو نہ صرف برا بلکہ کفر کے زیادہ نزدیک سمجھتی ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کو بھی دنیا میں اسی طرح مستقبل قریب میں قبولیت عام حاصل ہوگی۔ اس لیے یہ سب تکالیف وقتی ہیں۔ ہمیں آپس میں مل کر اتفاق اور تعاون سے اپنی جماعت کو مضبوط کرنا چاہیے اور اشاعت اسلام کا عزم از سرنو تازہ کر کے جدوجہد کرنی چاہیے۔

سب سے آخر میں حضرت امیر قوم جناب اصغر حمید صاحب نے اپنی اختتامی کلمات میں تمام شرکاء اور ان کے عزیز و اقارب کی خیریت و عافیت کے لیے دعا کی۔ اس طرح یہ دعائیہ اختتام پذیر ہوا۔

اس دعائیہ میں صدر دفتر کے تمام اراکین جن میں جنرل سیکرٹری صاحب سے لے کر تمام معاونوں تک سب سے انتہائی جوش و جذبہ خلوص اور محبت رواداری سے کثیر تعداد میں مہمانوں کے لیے جو محنت اور دوڑ بھاگ کی اس کے لیے وہ سب تحسین اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ دعائیہ کے دوران کسی قسم کی کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔ یہ محض دفتر کے اراکین کی خوش خلقی اور خوش اسلوبی کا نتیجہ تھا۔ اس کے علاوہ جماعت اوکاڑہ کے احباب نے مسیح موعودؑ کے لنگر کو جسطرح چلایا وہ بھی قابل تحسین اور مبارکباد کے مستحق ہیں، کھانا اور ان کی خدمات دونوں ہی اعلیٰ درجہ کی تھیں۔ غیر ممالک کے وفود اور اندرون ملک سے دور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے سب نے انتظامات ان کے کی تعریف کی۔

دعائیہ کا پہلا دن مورہ ۲۴ دسمبر ۹۸ء بروز بدھ تھا۔ جو کہ خوتین کی نشست کے لیے مخصوص تھا۔ خواتین کی تقریروں کی روئیداد آئندہ شمارہ میں پیش کی جائے گی۔

پروفیسر اعجاز احمد صاحب چوہدری عبدالحمید صاحب کی تقریروں کے بعد چوہدری سعید احمد صاحب امام برلن مشن نے مسجد کی مرمت کی صورت حال اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں ۔ اخبارات اور رسائل ۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر مختلف موضوعات پر لیکچر کا

ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جرمنی میں لوگ اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی اور اس کی حقانیت کو پرکھنے کے لیے ایک خاص شوق رکھتے ہیں جو انہیں کشاں کشاں مشن میں لاتا ہے اور اسلام میں داخل ہونے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کا ذکر کر کے زور دیا کہ جماعت کو مبلغین کی سخت ضرورت ہے خاص کر ایسے مبلغین کی جو بیرونی ملکوں کی زبانوں میں مہارت رکھتے ہوں۔ اس کے بعد جناب شوکت علی صاحب تھائلینڈ سے تشریف لائے تھے اپنے جنوبی ایشیا کے ممالک میں دروں کی رپورٹ پیش کی اور جماعت سے درخواست کی کہ جنوبی ایشیا کے ممالک کے لیے مبلغین تیار کیے جائیں اور بھجوائے جائیں تاکہ ان ممالک کے بسنے والوں کو اسلام کی تبلیغ پہنچائی جائے۔

تقریباً ڈیڑھ بجے پہلی نشست ختم ہوگئی اور نماز جمعہ کا خطبہ جناب راجہ محمد بیدار صاحب نے دیا۔

دوسری نشست ساڑھے تین بجے شروع ہوئی اور پانچ بجے ختم ہوئی اسمیں جناب عامر عزیز صاحب نے شرکاء دعائیہ سے خطاب کیا۔ ان کی تقریر کا متن آئندہ شماروں میں شائع کیا جائے گا۔